رکھکر خصوص اور عام اسلامی خدمت بموافق قرآن وحدیث انجام دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اہلسنت والجماعت کے علاوہ بعض مدعیانِ اسلام فرقوں کو جب دیکھینگے کہ وہ مسلمانی کے جامہ میں دراصل صریح اسلام دشمنی کررہے ہیں تو اسوقت ہمیں ان کے خلاف ان کو صحیح راہ عمل بتلانے کیلئے اپنی نرم پالیسی کو مدنظر رکھکر آواز اٹھانی پڑیگی۔ چنانچہ ذیل کے سطور اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔

گذشتہ اپریل میں (جبکہ محدث کا پہلا نمبر مطبع میں جاچکا تھا) چند متعصب شیعوں کی حجاز کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی تھی جسکی تقریروں اور تجویزوں میں جلالۃ الامام سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ اور ان کی حکومت پر مخالفانہ ناپاک حملے کئے گئے تھے۔ بحمداللہ کہ اسوقت دارالحدیث رحمانیہ کے باحساس طلبہ ومدرسین نے شیعوں کے خلاف آواز اٹھانیکی فوری ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ حجاز کانفرنس کے ختم ہوتے ہی دارالحدیث کی مرکزی انجمن جمعیۃ الخطابہ کے اہتمام سے زیر صدارت مولانا عبداللہ صاحب ندوی مدرس دارالحدیث ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں راقم الحروف کی مفصل تقریر میں چند پیشکردہ تجویزیں بالاتفاق آراء پاس ہوئیں اور اسکے بعد چند طلبہ اور مدرسین کی پرجوش تائیدی تقریریں ہوئیں جن سے صاف اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ ہمارے دل میں سلطانِ عرب خلداللہ ملکہ کی عزت وحرمت کس حد تک ہے۔

تجویزیں اخبارات میں بروقت شائع کرادی گئی تھیں جن کا ضروری خلاصہ یہ تھا: "ہم حضرت الامام سلطان ابن سعود کی دلی حمایت اور شیعوں کی تقاریر وتجاویز کے خلاف نفرت وحقارت کے جذبات ظاہر کرتے ہیں۔ ہم حکومت ہند سے درخواست کرتے ہیں کہ عام مسلمان سلطان کے حامی ہیں لہٰذا شیعوں کے ان شورش پسندانہ خیالات کو روکا جائے۔ ہم تمام اسلامی اداروں بالخصوص آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے اپیل کرتے ہیں کہ شیعہ کانفرنس کے خلاف ایک زبردست جلسہ کیا جائے اور ان میں ضروری تجویزیں پاس کرکے حکومت کو انکی اطلاع دی جائے۔" الغرض ہندوستان میں سب سے پہلی آواز جو اس جدید شورش کے خلاف اٹھی وہ رحمانیہ کی تھی۔

ہمیں مسرت ہے کہ ہماری تحریک پر بعض اسلامی اخبارات "ہند جدید، ملت، محمدی، انقلاب" وغیرہ نے شیعوں کے خلاف آرٹیکل لکھے۔ بالخصوص ہم ہند جدید کلکتہ کے زورِ قلم کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو جماعتِ اہل حدیث کی صحیح معنوں میں خدمت کررہا ہے اور بلاشبہ سلطان کا سچا عاشق ہے چنانچہ اس نے اسکے قبل اور اس موقعہ پر بھی متعدد مقالات لکھکر اس دعوی کا کافی ثبوت بہم پہونچا دیا ہے (ہمیں افسوس ہے کہ ایسے بہترین اخبار کی مالی حالت کمزور ہے۔ اصحابِ خیر کو اسکی طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے)۔

بہرحال جن اداروں نے ہماری آواز پر ہنوز حرکت نہیں کی ہے ان سے مکرر درخواست ہے کہ جلد تر اس طرف توجہ کریں اور شیعوں کے خلاف دوش بدوش کوشش کرکے حمایتِ حجاز کا ثبوت دیں۔

~~~~~~~~~~

حضرات شیعہ نے امتناعِ حج کی بھی ایک مضحکہ خیز تجویز پاس کی تھی اور سنا جاتا ہے کہ وہ اس کوشش میں مصروف بھی ہیں ہمیں تعجب ہے اور افسوس بھی کہ ایک وہ جماعت جو خود کو مسلمانوں میں شمار کرتی ہے کس طرح ایک فریضۂ خداوندی کے خلاف سرگرم عمل ہونے کیلئے تیار ہوگئی۔ کیا ایک مسلم جماعت کو کسی وقت میں بھی فریضۂ ربانی چھوڑنا چاہیے۔ خصوصاً سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے عہد مسعود میں حج ترک کردینا تو ایک دم بعید از عقل ومذہب ہے کیا ایسے مطمئن، پرسکون اور آسائش رساں دور میں کوئی مسلمان جو اسلام کا دم بھرتا ہو حج ترک کرنیکا تصور بھی کرسکتا ہے؟ ادائے حج کی موجودہ آسانیاں اور حجازی کوائف محتاج بیان وتشریح
~~~~~~~~~~